التفصیل الجلیل فی ابطال التاویل العلیل

المنثور المغبوط فی حول المخلوط المربوط

مروجہ فقہ کی حقیقت

تالیف

ابو محمد بدیع الدین

مترجم

الشیخ محمد ابراہیم طارق حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ مطبوعات 5

مروجہ فقہ کی حقیقت

تالیف

شیخ العرب والعجم سید علامہ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم طارق حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی و استاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ

تصحیح و نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ پروفیسر محمد یعقوب طاہر حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی و استاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ

تصحیح و نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ ابو عبد المجید محمد حسین بلتستانی حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی و استاذ جامعہ ابی بکر الاسلامیہ

الدار الراشدیہ

پبلیشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹر

نزد جامع مسجد اہلحدیث الراشدی، گلی نمبر ۱،

موسیٰ لین، لیاری، کراچی۔ Tel: 7542251

کا نام دیتے ہیں حالانکہ قرآن وحدیث میں جس فقہ کا تذکرہ ہے وہ کتاب وسنت ہی کی تفہیم کا نام ہے۔ کتاب وسنت سے علیحدہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:۔

من یرد اللّٰہ به خیرا یفقه فی الدین.

(بخاری رقم الحدیث ۷۱، ۷۳۱۲ . مسلم رقم الحدیث ۴۹۵۶، ۲۳۸۹)

کہ اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

اس حدیث میں وارد مذکورہ فقہ کو ہم مروجہ فقہ پر منطبق نہیں کر سکتے کیونکہ مروجہ فقہ آراء الرجال کا مجموعہ ہے جو بعد والوں کی ذہن سوزی کا نتیجہ ہے، اسے آپ مجموعہ اقوالِ رجال تو کہہ سکتے ہیں، مگر ان اقوال کو شریعت کا درجہ نہیں دے سکتے اس لئے کہ مروجہ فقہ احادیث وآثار کے بجائے قیاس کی مرہون منت ہے، فقہ حنفی کی بڑی بڑی کتب مثلاً ھدایہ، کنز، قدوری، عالمگیری، درمختار وغیرہ کو دیکھیں تو وہ اقوال ہی کا مجموعہ ہیں۔ احادیث وآثار سے بہت کم اعتناء کیا گیا ہے اور جن احادیث سے استدلال کیا ہے ان میں بھی اکثر ضعیف بلکہ موضوع تک ہیں، حدیث سے کم لگاؤ کی وجہ سے غیر مستند روایات کو بلا تامل قول رسول ﷺ کہہ کر درج کر لیا گیا ہے اور وہ بھی محض اپنے ائمہ کی تائید میں تاکہ ان کے خودساختہ قیاس کو احادیث کا سہارا دیا جا سکے۔

حالانکہ اسلام میں دین کے معاملے میں قیاس کی قطعاً اجازت نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو قیاس سے سخت نفرت کرتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:۔

تفرق امتی علی بضع وسبعین فرقة اعظمها فتنة قوم یقیسون الدین برائیهم یحرمون ما احل اللّٰہ ویحلون ما حرم اللّٰہ.

(رواہ الهیثمی فی مجمع الزوائد وقال رجاله رجال الصحیح ج ۱ ص ۱۷۹)

میری امت ستر سے زیادہ فرقوں میں بٹ جائے گی، ان تمام میں ''فتنہ اعظم'' وہ جماعت ہوگی جو دین کو اپنی رائے پر قیاس کرے گی، یہ اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام کریں گے اور جس چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو حلال کریں گے۔

دین میں قیاس کرنے والوں کے اقوال اور آراء کو ملاحظہ کیا جائے تو بلاشبہ اس حدیث میں ان کی جو علامت بیان ہوتی ہے کہ وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کریں گے وہ اظہر من الشمس ہو جاتی ہے جس کی تفصیل آپ اس کتاب میں بھی ملاحظہ کریں گے۔

محترم قارئینِ کرام! اس وقت جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے یہ شیخ العرب والعجم استاد الاساتذہ علامہ المحدّث ابومحمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ کی اوائلی زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔

یہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کے عنفوانِ شباب کا زمانہ تھا کہ جب آپ درس وتدریس وعظ وارشاد اور عام محفلوں میں فقہ حنفی کے چند ایسے مسائل بیان کرتے تھے جو نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں اور نہ ہی ان کا تعلق روایت ودرایت کے ساتھ ہے اور وہ مسائل اخلاقی حدود وقیود سے بھی آزاد ہیں۔

ایک مرتبہ شاہ صاحب رحمہ اللہ نے اپنے حلقہ درس میں قرآن وحدیث کی عظمت بیان کرتے ہوئے فقہ حنفی کی مشہور ومعتبر کتابوں سے مندرجہ ذیل عبارتیں حاضرین کو سنائیں۔

۱. **تعلم الفقه اولىٰ من تعلم تمام القران.**

(فتاوی قاضی خان ۴/۷۹۴ فتاوی عالمگیری ۵/۳۷۹ شامی ۱/۳۹)

یعنی فقہ کو سیکھنا قرآن مجید کے سیکھنے سے بہتر ہے۔

۲. **طلب الاحاديث حرفة المفاليس.** (فتاوی عالمگیری ۵/۳۷۷)

احادیث کو سیکھنا مفلسوں کا کام ہے۔

یہ عبارتیں سننے کے بعد ایک محبِ سنت شخص نے شاہ صاحب رحمہ اللہ سے یہ عبارتیں لکھوائی کہ علمائے احناف کی طرف رجوع کر کے اصل حقیقت تک پہنچا جا سکے چنانچہ وہ عبارتیں پیر جھنڈو میں قائم مدرسے کے حنفی مدرس مولانا عبدالحئ گھوٹو صاحب کے پاس گئیں تو انہوں نے فقہ حنفی کی بے جا حمایت اور غلط تاویل کرتے ہوئے اپنے فقہاء کا بھرم رکھنے کی ناکام کوشش کی۔

شاہ صاحب نے اس کا تحریری جواب دیا اور یوں بحث وتمحیص کا یہ سلسلہ کئی دن جاری رہا۔